آپ کی اک تجلی کا فیضان ہے، ہیں منور مری روح و قلب و نظر
سوچتا ہوں کہ کیا حشر ہو گا بپا، چار سو جب یہ جلوے بکھر جائیں گے

آپ کی دید ہے حاصلِ زندگی، ہٹنے پائے نہ صورت کبھی آپ کی
ڈوب جائے گا ورنہ مہِ زندگی، وادیٔ موت میں ہم اتر جائیں گے

آپ کو ہے قسم آپ کے حُسن کی، آپ ہر گز نہ مستور ہوں باخدا
آپ کا روئے انور ہے قبلہ نما، سارے سجدے اسی سمت پر جائیں گے

آپ کی اِک توجہ کا اعجاز ہے، آپ کی اک نظر اپنی معراج ہے
ورنہ اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا، یوں نگہ سے دو عالم گزر جائیں گے

عقدہ معراج سے بھی یہی حل ہوا، زد میں انساں کی افلاک و آفاق ہیں
کس کو معلوم تھا عرش سے بھی ورا، یوں بشر بلکہ خیرالبشر جائیں گے

میں ہوں بیمار الفت مگر لا دوا، ہے مدینہ میں سویا مسیحا مرا
میری تسکیں نہ ہو گی جہاں میں کہیں، مجھکو لیکر کہاں چارہ گر جائیں گے

❋